بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ:۱۶ فروری ۲۰۱۳

پاکستان کی نیشنل اسمبلی ۱۹۷۴ء میں خلیفہ ثالث کے بیان کردہ عقیدہ کا پس منظر

گزشتہ چند ماہ سے جو پاکستان کی ۱۹۷۴ء کی نیشنل اسمبلی میں کاروائی کی رپورٹ منظر عام پر آئی ہے یہ سوال جماعت میں زبان زد عام ہے کہ خلیفہ ثالث مرزا ناصر احمد صاحب نے اٹارنی جنرل کے اِس سوال کے جواب میں کہ کیا حضرت بانی سلسلہ کے بعد بھی اُمتی نبی آسکتا ہے یہ کیوں بیان دیا کہ صرف اُن کیلئے ہی نبی پاک ﷺ نے یہ بشارت دی تھی اور حدیث میں کسی اور کیلئے خبر نہیں۔ مرزا ناصر احمد صاحب کا یہ جواب حضرت بانی سلسلہ کی خوب شائع شدہ تعلیمات کے برخلاف صریحاً ایک فاسقانہ انحراف ہے جو کہ جماعت احمدیہ کیلئے باعث ننگ اور پریشانی کا موجب ہے۔

نظام کے موجودہ سربراہان جو اس پُر خیانت اور فاسقانہ انحراف کی کاروائی کا پس خوردہ کھا رہے ہیں کیونکر اقبال جُرم کر کے اظہار حق کریں گے چنانچہ حالات اور واقعات نے اِس کا قرعہ اس ناچیز چوہدری غلام احمد محمود ثانی کے نام نکالا ہے کہ اِس معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ کیئے بغیر جماعت مسیح موعود علیہ السلام کو اصل حقیقت سے آگاہ کروں اور اُنکی راہنمائی کروں جیسا کہ آپ نے انذار کیا ہے کہ "جو شخص اُس گواہی کو پوشیدہ کرے گا جو اُس کے پاس ہے پس عنقریب وہ آگ کا عذاب دیکھے گا جو خوب بھڑکائی جائے گی"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹۔ ص ۱۶۴)

نیز آپ نے فرمایا کہ "مکّاروں اور خیانت پیشوں کی سزا واجبی یہی ہے کہ اُن کے خیانت کے طریقوں کو پوشیدہ نہ رکھا جائے" (روحانی خزائن جلد ۱۰۔ص ۱۳)

سوسب سے اول اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر نبی، رسول اور مامور کی جماعت بعد اسکے کہ اُس سے روحانی تربیت یافتہ اصحاب گذر جائیں تو بعد میں آنے والے سربراہان اپنی نفسانی اغراض کیلئے کجروی شروع کر دیتے ہیں اور اسطرح سوسال کے اندر ہی روحانیت کا معیار بہت پست ہو جاتا ہے جسکی سرسبزی اور بحالی کیلئے از سر نو خدائے رحمان اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنی جناب سے کوئی مجدد، مرسل نازل فرماتا رہتا ہے۔

نبی پاک ﷺ کا سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مثل ہے چنانچہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت آئیگا کہ میری اُمت بھی یہود کی مثل ہو جائیگی اور بدکاریوں اور بغاوت میں انکے قدم پر قدم مارے گی۔ چونکہ سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضور ﷺ ہی کی نیابت اور ظل ہے لہٰذا مندرجہ بالا تمثیل کا اُن پر بھی اطلاق ہوگا۔

مزید یہ کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کو سب انبیاء کرام کے نام ملے ہیں اور اُن سے مماثلت ہے۔ خصوصاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام، حضرت ابرہیم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام وغیرہ سے۔

جہانتک حضرت یوسف علیہ السلام سے نسبت ہے تو اس لحاظ سے مبشر پہلو کے ساتھ ساتھ یہ منذر پہلو بھی تھا جیسا کہ قرآن پاک میں سورہ المومن آیت ۳۵ میں ذکر ہے کہ اُنکی قوم نے بعد وفات اُنکی یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ **لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا** یعنی آئندہ اللہ اُن کے بعد کوئی رسول مبعوث نہ کریگا۔ اب اگر مثیل یوسف علیہ السلام، حضور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں نام نہاد خلیفہ ثالث نے جو اپنے نفسانی عقیدہ کا اظہار کر کے جماعت میں رائج کرنے کی

کوشش کی تو یہ مندرجہ پہلو بھی منظر عام پر آنا اس تمثیل میں پنہاں تھا تا کہ اِس زاویہ سے بھی جماعت احمدیہ کی مماثلت حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم سے ہو جائے۔ العیاذ باللہ۔ تاہم احباب جماعت کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم کے نفسانی عقیدہ کو خدائے رحمان نے اپنے عمل سے رد کیا یہاں بھی ایسے ملحدانہ عقائد کے رد کئے جانے کی بفضل تعالیٰ بشارات ہیں۔ فالحمد للہ

پھر حضور مسیح موعود علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے بھی مماثلت ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے حاسد بھائیوں سے بہت دُکھ اور تکلیف اٹھانی پڑی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے روحانی انعام نبوت کیلئے چُن لیا تھا۔ مگر انجام کار قریباً چالیس سال کے بعد بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان دشمنوں کی تمام دروغ گوئی اور منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور اپنی بات پوری کر لی۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا اقبال بلند کیا اور اُنکو اُن سب پر غلبہ عطا فرمایا۔ فالحمد للہ

جماعت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی جب آپکی بعثت کے قریباً سو سال قمری پورے ہونے کو آئے تو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۵ء یعنی ۱۳۸۶ ہجری میں قضاء وقدر سے اپنی صفت رحمانیت کے تحت روحانی تجدیدی خلافت رسالت حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو براہ راست عنائت فرمادی اور ظاہری انتظامی خلافت مرزا ناصر احمد صاحب کے حصہ میں آئی یعنی بعد کاروائی مجلس انتخاب خلافت جو کہ ۱۹۵۷ء میں ظاہری انتظامی خلیفہ کے منتخب کرنے کیلئے قائم کی گئی تھی۔ یہ سب کچھ عین اُن رویا صالحہ کے مطابق ہوا جو کہ احباب جماعت نے قبل از انتخاب دیکھی تھیں اور کتابچہ بعنوان ''بشارات ربانیہ'' دسمبر ۱۹۶۵ء سے شائع شدہ ہیں۔

چونکہ انعام روحانی خلافت رسالت مرزا ناصر احمد صاحب کو ملنے والی ظاہری خلافت پر بہت فوقیت رکھتا ہے اسلئے انکو معہ اپنے ہمنواؤں کے حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام سے اُسی طرح بغض اور حسد پیدا ہو گیا جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو اُن سے ہوا تھا۔ اِس معاملہ کی کسی قدر تفصیل ''بیان سیرت ایوب احمدیت'' میں درج ہے اور ویب سائٹ (www.greenahmadiyyat.org) پر پڑھی جا سکتی ہے۔ یہاں اُسکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

جسطرح حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے خدائی تقدیر کو روکنے کیلئے منصوبہ بندی کی اور اپنی عصبیت کو استعمال میں لائے جسکی تفصیل سورہ یوسف میں مذکور ہے بعینہٖ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ ثالث نے اپنے ہمنواؤں سے مل کر اور اپنے اقتدار کو غلط طور پر زیر استعمال لا کر حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو نیست و نابود اور گوشہ گمنامی میں ڈالنے کی پوری کوشش شروع کر دی تا کہ اُن کو اپنے مشن میں ناکام کر دیں۔ سب سے پہلے ۱۹۶۸ء میں یہ پرخیانت انحراف اختراع بیان کی کہ آئندہ گذشتہ صدیوں کی طرح مجدد دین نہیں آیا کریں گے جو کہ اخبار الفضل مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء میں درج ہے۔ حالانکہ ساری جماعت مبائعین کا اُس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تعلیمات کی روشنی میں یہ عقیدہ تھا کہ آئندہ بھی حسب سابق حقیقی اسلام یعنی جماعت احمدیہ میں مجدد دین، مرسلین نازل ہوتے رہیں گے۔

بعد میں خلیفہ ثالث نے اپنے ایک بیان میں مزید کہا کہ ''امتی نبی کی ہمیں ایک کے متعلق ہی خبر دی گئی تھی۔ ہمیں غیب کا علم نہیں اور نہ ہمیں غیب کے اندھیروں میں گروپ (grope) کرنے کی اور تلاش کرنیکی ضرورت ہے''۔ (الفضل یکم نومبر ۱۹۷۷)۔ یہ اسی بیان کا اعادہ تھا جو کہ نیشنل اسمبلی میں دیا تھا حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

''سورۃ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ اُمت، اُمتِ وسط ہے اور ترقیات کیلئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض اُن میں سے انبیاء ہو جائیں''۔ (روحانی خزائن جلد ۱۶ ص ۱۸۱)

خلیفہ ثالث نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کو کیوں پس پشت ڈالا؟ کیا اُن کو حضور مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ علم قرآن اور حدیث تھا؟ لہٰذا جو پُر خیانت انحرافی بیان مرزا ناصر احمد صاحب نے پاکستان کی اسمبلی میں دیا وہ اُسی منصوبے کا شاخسانہ تھا جو کہ ۱۹۶۸ء میں گھڑا گیا تھا۔ کیونکہ انکے نزدیک حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کے روحانی مقام کو اپنی نفسانی تسکین کیلئے گرانا زیادہ اہم تھا بہ نسبت اسکے کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی اس بین تعلیم کی تصدیق کی جاوے کہ آپ کے بعد بھی خدائے رحمان جماعت احمدیہ میں اپنے مرسلین، مجددِ دین، امتی انبیاء مبعوث کرتا رہے گا۔ چونکہ آپ کی اصل تعلیم کے بیان کرنے سے احباب جماعت کو اُنکے شناخت کر لینے میں سہولت ہوسکتی تھی مگر یہ چیز اُنکے اختراعی عقیدہ کے خلاف تھی۔

حضور مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت آدم علیہ السلام سے بھی نسبت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو حسد کی بناء پر کہ وہ باری تعالیٰ کی جناب میں کیوں مقبول ہے اُسپر ظلم کر کے قتل کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں اُسی کی مثل ہوا اور آپ کے پوتے مرزا ناصر احمد نے حسد کی بناء پر اپنے بھائی مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت علیہ السلام پر ظلم کیا اور ایذا پہنچائی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے روحانی خلافت پا کر کیوں اُسکا مقبول اور محبوب ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جیسا کہ آپ نے فرمایا مسیح ناصری علیہ السلام سے شدید مشابہت ہے۔ چنانچہ جیسے یہود کی اکثریت مسیح ناصری کا انکار کر کے اور اُن کو ایذا پہنچا کر مغضوب کہلائی ویسے ہی امت مسلمہ کا بھی کثیر حصہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب اور ایذا رسانی کی بناء پر مثل یہود مغضوب الٰہی بن گئے۔

جہانتک حضرت عیسیٰ کی امت نصاریٰ کا حال ہے اُن کی اکثریت نے نہ تو نبی پاک ﷺ کو آپ کی بعثت کے بعد قبول کیا اور نہ ہی اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق ملی حالانکہ وہ بھی آپ کی بعثت کے ایام میں اپنی بعض پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی آمد ثانی کے منتظر تھے۔ چنانچہ جب اُنکی توقعات کے مطابق حضرت مسیح ناصری کا نزول نہ ہوا تو اپنے کاروباری سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے یہ کہہ دیا کہ کلیسا جو عقائدِ تثلیث اور مسیح کے کفارہ کی اشاعت کا کام اب کر رہا ہے یہی اُنکی روحانی آمد ثانی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر جماعت احمدیہ کو یاد رکھنے کیلئے یہ خبر دی تھی جیسا کہ ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳، ص ۳۱۸ پر درج ہے کہ وہ آپکی ذریت میں سے بھی ایک مثیل مسیح نازل کرے گا۔ مگر جب اِس بشارت کا ظہور حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کی شکل میں ہوا تو قوم احمد نے اُسی کا اعادہ کیا جو اِس سے قبل قوم مسیح ناصری نے اُن سے اور اُمت مسلمہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔ اس کی کسی قدر تفصیل سیرت ایوب احمدیت میں درج ہے جو کہ ویب سائٹ (www.greenahmadiyyat.org) پر شائع شدہ ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ بھی اس مسیح کا انکار کر کے منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متوازی ہوگئی ہے العیاذ باللہ۔

چنانچہ نظامی حضرات نے بھی پندرہویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند مثیل مسیح کی بے قدری، ایذا رسانی اور انکار کر کے اس فاسد عقیدہ کو رواج دینے کی کوشش کی ہے اب آئندہ خلاف شریعت اور خلاف دستور جو سربراہان انجمن کسی کو خود ہی خیانت سے نام نہاد خلیفہ چن لیا کریں گے بغیر شرکت ۵۷% حصہ مومنین جماعت کے (جسکی تفصیل تاریخ احمدیت جلد ۱۸ کے صفحات ۱۹۹۔۱۲۹ اور خصوصی طور پر ۱۷۶۔۱۷۵ پر ہے) تو وہی اللہ تعالیٰ کا مقبول اور قدرت ثانیہ ہے اور اب نعوذ باللہ نصاریٰ کے کلیسا کی طرح یونہی کاروبار چلے گا۔ خدائے ذوالجلال کی قسم یوں نہ ہوگا۔ نصاریٰ کا دین تو عرصہ ہوا مر چکا مگر احمدیت یعنی حقیقی اسلام جو اُس کا پسندیدہ زندہ دین ہے اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنی قدرت اور رحمانیت سے حسب ضرورت اسکی حفاظت، اصلاح اور

بحالی رونق کے سامان فرماتا رہے گا۔ اس وقت جماعت کی حالت یوں ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ''اگر رحمانی ہوا کے چلنے میں جو آسمان سے اُترتی ہے روک ہو جائے تو انسان نفسانی جذبات کی تند و تیز ہواؤں کے ہر طرف سے طمانچے کھا کر اور اُنکی بدبوؤں کے نیچے دب کر ایسا خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لیتا ہے کہ شیطان مجسم بن جاتا ہے اور اسفل السافلین میں گرایا جاتا ہے (روحانی خزائن جلد۲۱ ص ۲۶)

جماعت کے نظامیوں کے مندرجہ ذیل بڑے جرم ہیں۔

۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور عقائد سے انحراف

۲) پندرہویں صدی ہجری کیلئے من جانب اللہ نائب مسیح موعود علیہ السلام اور مجدد ایوب احمدیت اور مثیل مسیح حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کی تکذیب اور ایذا رسانی

۳) رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اُنکے بڑے صاحبزادے جو ۵۷% حصہ مجلس انتخاب خلیفہ تھے انکی وفات کے بعد حسب قواعد دستور خالی جگہیں قصداً پُر نہ کرنے کا جرم۔ اس خیانت کے نتیجے میں نام نہاد خلیفے یعنی (خلیفہ رابع اور خلیفہ خامس) چنے گئے۔ ایسے غلط طور پر چنے جانے والے افراد کو حضرت مصلح موعودؓ نے پوپ خلیفہ کا خطاب دیا ہے (حوالہ انوار العلوم جلد ۱۸۔ ص ۲۴۶)

نوٹ: نظام جماعت نے ۲۰۰۵ء میں ایک کتاب بعنوان ''جماعت احمدیہ کا مشاورتی نظام'' شائع کی ہے۔ اِس کتاب میں اُس مشاورتی ''مجلس انتخاب خلافت'' کی تشکیل اور تعداد اور اہلیت ممبران کے متعلق نہ تو کوئی باب ہے اور نہ ہی کوئی تفصیل اور یہ اُس خیانت کا کھلا دستاویزی ثبوت ہے جو کہ پہلی بار ۱۹۸۲ء میں منظر عام پر آئی۔ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام نے اُس وقت یہی توجہ دلانا چاہی تھی کہ مجلس انتخاب خلافت کی ماہیت درست نہیں ہے اور اسکی فہرست میں درستیاں نہیں کی گئیں اسکی ذمہ داری خلیفہ ثالث پر اور ناظر اعلیٰ مرزا منصور احمد صاحب پر براہ راست تھی۔ بعد میں خلیفہ خامس کے انتخاب تک درستیاں نہ کرنے کی ذمہ داری براہ راست خلیفہ رابع اور ناظر اعلیٰ الترتیب مرزا منصور احمد صاحب اور مرزا مسرور احمد صاحب پر تھی۔ اس وقت خلیفہ کے انتخاب میں جو کہ نظام جماعت کی مشاورتی اساس ہے اُس میں قریباً ۵۷% نمائندگان کو ۱۹۸۲ء سے محروم کر رکھا ہے تو پھر اس دکھاوے کے مشاورتی نظام کی جیسا کہ کتاب مذکور میں ہے کیا اہمیت ہے؟ باوجود کئی سال کی یاد دہانی اور مطالبہ کے اِس خیانت کو ترک نہیں کیا گیا۔

۴) بیعتوں کے ٹارگٹ کے حصول کے بارے میں کئی سال (خصوصاً ۱۹۹۲ سے ۲۰۰۱) تک کذب بیانی اور مبالغہ آرائی کا منظّم جرم جو سب بڑے چھوٹے نظامی عہدیداروں نے کیا اور جس کا کوئی باضمیر احمدی اب انکار نہیں کر سکتا بے شک عظیم شرک ہے۔

بنابریں جماعت کی موجودہ صورتحال پر حضور مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل رویا منطبق ہوتی ہے۔

رویا

(ب) ''مدت کی بات ہے مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مَیں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور مَیں اکیلا ہوں۔ سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہؤا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ مَیں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے مَیں بھی چلا گیا جب مَیں اندر گیا تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظّارہ دیکھ کر مجھ پر رِقّت طاری ہوئی اور مَیں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا۔ اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مُرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔

(تذکرہ ص ۱۸۵)

پیشگوئیوں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات:

’’پیشگوئیوں میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ تمام باتیں ان کی ایک ہی وقت میں پوری ہو جائیں بلکہ تدریجاً پوری ہوتی رہتی ہیں اور ممکن ہے کہ بعض باتیں ایسی بھی ہوں کہ اس مامور کی زندگی میں پوری نہ ہوں اور کسی دوسرے کے ہاتھ سے جو اُس کے متبعین میں سے ہو پوری ہو جائیں‘‘۔ (روحانی خزائن جلد۱۴، ص۲۶۲)

حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام نے اپنے ایک خط محررہ ۱۵ مئی ۲۰۱۲ء میں اِس عاجز کو لکھا کہ:

’’اِس بات کا منتظر ہوں کہ جو دکھایا گیا تھا کہ میرے خلاف جو تدبیریں حسد اور دشمنی سے کرتے ہیں وہ خود میرے دشمنوں پر اُلٹا دی جائیں گی۔ دیکھیں پردہ غیب سے کب اور کیونکر یہ ظہور میں آتا ہے‘‘۔

اس خط کو مکمل طور پر مورخہ ۲۹ جنوری ۲۰۱۳ء کو ویب سائٹ www.greenahmadiyyat.org پر پوسٹ کر دیا گیا ہے۔

بفضل تعالیٰ اُس قادر توانا نے اپنے وعدہ کو اِس معاملہ میں پورا کر دیا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا میں نظامیوں کی بڑی بڑی خیانتوں اور کذب بیانیوں کو معہ حوالہ جات اور شواہد کے رقم کر دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ رویا کی تاویل میں درج ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ آپ کے بدکردار دشمنوں کی خفیہ خیانتوں کا پردہ اللہ چاک کر دے گا۔ فلحمد للہ

انشاء اللہ العزیز اب وہ وقت قریب سے قریب تر ہو رہا ہے کہ مبشر پہلو کے لحاظ سے جو اللہ تعالیٰ کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کیساتھ کیئے تھے وہ بھی اُسکے کرم سے جلد ظہور پذیر ہوں گے اور جماعت مسیح موعود علیہ السلام پھر سے سرسبز اور ترقی کی صحیح راہ پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو پالے گی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ و آخر دعوٰنا اَن الحمد لله رب العالمین۔

فقط ناچیز چوہدری غلام احمد محمود ثانی